[illegible]

انوار الاذکیا

(ترجمہ)

تذکرۃ الاولیا

باہتمام کمترین [illegible] سجادہ نشین [illegible] الحق [illegible]

مطبع محمدی [illegible]

[illegible]

چاہتا ہون لیکن اس سبب سے نہین کہتا کہ مینے اپنی تعریف کی ہوگی یا درویشی کی کیفیت بیان کرکے حق تعالی کا شکوہ وشکایت کی ہوگی۔ کہتے ہین کہ ایک روز آپنے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ بہت خوش پھر رہا ہی آپنے فرمایا کہ تجھے کچھ خبر ہی کہ تو کون ہی۔ تیری مان کو مینے دو سو درم کے عوض خریدا تھا اور مین جو تیرا باپ ہون ایسا ہون کہ بدتر مسلمانون مین کوئی شخص نہین ہے پھر جو تو اتراتا ہی کس چیز پر اتراتا ہی ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس طرح ہین۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے شخص کا حال کس طرح ہوگا کہ جسکی عمر گھٹ رہی ہو اور گناہ اسکے بڑھ رہے ہون۔ اور معرفت مین آپ کی کیفیت وحالت ایسی تھی کہ آپ فرماتے تھے کہ مینے کوئی چیز نہین دیکھی مگر کہ خدای تعالی کو اس چیز مین دیکھا۔ لوگون نے آپ سے سوال کیا کہ آپ خدای تعالی کو پہچانتے ہین آپ تھوڑی دیر سر جھکائے رہے اور فرمایا کہ جسنے خدا کو پہچانا اسکا کلام کم ہوا اور اسکو دائمی حیرت لاحق ہوئی۔ اور فرمایا کہ سزاوار ہی کہ خدای تعالی ایسے شخص کو کہ کبھی اسکے مشاہدے سے غیر کی طرف متوجہ نہین ہوتا اور کسیکو اسپر اختیار نہین کرتا اپنی معرفت سے صاحب نصیب و معزز فرماوے۔ اور فرمایا کہ صادق ہرگز صادق نہین ہوتا جب تک کہ جسپر کہ امید رکھتا ہی اس سے خوفناک نہووے یعنی خوف اور امید اسکی برابر ہونا چاہیے تاکہ صادق اور مومن حقیقی ہووے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا۔

چھٹا باب حبیب عجمی کے ذکر مین اللہ کی رحمت اُنپر ہو

وہ غیرت کے گنبد کے آقا و متولی وہ وحدت کے پردے کے خاص برگزیدہ وہ صاحب صدق وہ صاحب ہمت وہ صاحب یقین بے گمان وہ خلوت نشین بے نشان وہ فقیر عدمی حبیب عجمی اللہ کی رحمت اُنپر ہو وہ استون اور ریاضتون سے بھرے تھے اور شروع مین مالدار تھے اپنا مال سود پر اہل بصرہ کو دیتے تھے اور ہر روز اپنے لین دین کے تقاضے کے واسطے جایا کرتے تھے اور جب تک کہ جنسے لینا ہوتا تھا وصول نہ کرلیتے تھے نہ ٹلتے تھے اور اگر دیکھتے کہ اور کچھ

دجلے کے کنارے پر پہونچے اتفاق سے حضرت حبیبؒ بھی وہان پہونچے اور پوچھا کہ ای امام آپ یہان کیون کھڑے ہین آپ نے کہا کہ کشتی کا انتظار کر رہا ہون ذرا دیر مین آ جائیگی حضرت حبیبؒ نے کہا کہ ای استاد مینے علم آپ سے سیکھا ہی۔ لوگون کے ساتھ حسد دل مین نہ رکھیے اور دنیا کی محبت دل پر سرد کیجیے اور بلاؤن کو غنیمت سمجھیے اور تمام کامون کو خدا کی طرف سے دیکھیے پھر قدم پانی پر رکھکر پانی سے گذر جائیے اور حضرت حبیبؒ یہ کہکر پانی کی سطح پر قدم دھرتے چلے گئے حضرت حسنؒ بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے لوگون نے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا تھا حضرت حسنؒ نے کہا کہ اسنے علم مجھسے سیکھا ہی اسوقت مجکو ملامت کی اور خود پانی کے سطح پر قدم دھرتا چلا گیا اگر کل قیامت کو آواز آدیگی کہ پل صراط سی جو آگ پر واقع ہی گذر و اگر ہم اسی طرح عاجز رہین گے تو کیا کر سکتے ہین پھر حضرت حبیبؒ سے کہا کہ تمنے یہ مرتبہ کس طرح سی پایا آپ نے فرمایا کہ مین دل کو سپید کرتا ہون اور تو کاغذ کو سیاہ کرتا ہی حضرت حسنؒ نے کہا کہ میرے علم نے دوسرونکو نفع دیا اور مجکو کچھ نفع نہ بخشا آگے کے جملے حضرت فرید الدین عطار کا مقولہ ہین اور شاید کہ کسیکو شک و شبہہ پڑے کہ حضرت حبیبؒ کا درجہ حضرت حسنؒ کے درجے سے بڑھکر ہے ایسا نہین ہے اسلیے کہ کوئی چیز خدا کی راہ مین علم کے درجے سے بلند و عالی نہین ہے اور یہی سبب تھا کہ خطاب و فرمان ہوا حضرت محمد مصطفےٰ کو (اللہ کی رحمت ہو انپر اور سلام) وَقُل رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا یعنے تو کہہ کہ ای پروردگار میرے زیادہ کر میرے علم کا درجہ اور جیسا کہ کلام مشائخ مین ہے کہ کرامات چودھوین درجے پر ہے طریقت سے۔ اور اسرار اٹھارھوین درجے مین ہی اسلیے کہ کرامات بہت عبادت سے حاصل ہوتی ہے اور اسرار بہت غور و فکر کرنے سے۔ اور اسکی مثال حضرت سلیمان علیہ السلام کے حال سے ظاہر ہے کہ وہ شان و شوکت کہ سلیمانؑ کو حاصل تھی جہان مین کسی کو حاصل نہ تھی دیو اور پری اور ابر اور باد انکے فرمان بردار تھے اور وحوش و طیور انکے تابع تھے اور آب و آتش انکے مطیع تھے اور چالیس فرسنگ کا تخت باوجود اس عظمت کے ہوا مین چلتا تھا اور زبان مرغون کی اور لغت چیونٹیون کے سمجھتے تھے اور کتاب

کہ عالم اسرار سے بھی حضرت موسیٰؑ کو عطا کی تھی (حق تعالیٰ نے) اسیوجہ سے سلیمانؑ باوجود اس
شوکت اور عظمت کے پیرو اور تابع حضرت موسیٰؑ کے تھے۔ **نقل ہے** کہ حضرت احمد حنبلؒ اور
حضرت شافعیؒ دونون بیٹھے تھے حضرت حبیبؒ وہان جا نکلے حضرت احمد حنبلؒ نے کہا کہ ہم
اُن سے سوال کرینگے حضرت شافعیؒ نے کہا کہ اس قوم سے ایسا نہین کرنا چاہیے اسلیے
کہ یہ لوگ عجب طرح کے لوگ ہین جب حضرت حبیبؒ نزدیک آئے تو حضرت احمد حنبلؒ نے کہا
کہ آپ ایسے شخص کے بارے مین کہ جسکی پانچ نماز دن سی ایک نماز قضا ہو گئی ہو اور وہ نہین
جانتا ہی کہ وہ کونسی نماز ہے کیا فرماتے ہین اور اب اُسکو کیا کرنا چاہیے حضرت حبیبؒ نے کہا
کہ ایسے شخص کا دل خدا سے غافل ہے اُسکو ادب کرنا چاہیے اور پانچون نمازین اُسکو قضا کرنا
چاہیین حضرت احمد حنبلؒ یہ جواب سُنکر حیران ہو گئے حضرت شافعیؒ نے کہا کہ مینے آپ سے
نہ کہا تھا کہ آپ ان لوگون سے سوال نہ کیجیے۔ **نقل ہے** کہ حضرت حبیبؒ کے ہاتھ سے
تاریک گھر مین سوئی گر پڑی لوگ چراغ لیکر دوڑے آئے گھر روشن ہو گیا حضرت حبیبؒ نے
ہاتھ آنکھون پر رکھا اور کہا کہ نہین نہین یعنی مجھے چراغ کی حاجت نہین اسلیے کہ مین تو سوئی کو
بغیر چراغ کے ڈھونڈھ لیتا ہون۔ **نقل ہے** کہ ایک لونڈی حضرت حبیبؒ کے گھر مین تیسؔ برس
سے تھی کبھی آپنے اس مدت مین اُسکا مُنھ نہ دیکھا تھا ایک روز آپنے اپنی لونڈی سے کہا
کہ ای پردہ نشین ہماری لونڈی کو پکار دے لونڈی نے کہا کہ مین ہی تو آپ کی لونڈی
ہون حضرت حبیبؒ نے کہا کہ اس تیسؔ برس مین مجکو اپنی لونڈی کے سوا کسیکے مُنھ پر نگاہ
کرنے کا اتفاق نہوا اسوجہ سے مینے تجکو نہین پہچانا۔ **نقل ہے** کہ حضرت حبیبؒ ایک گوشے
مین بیٹھے کہہ رہے تھے کہ الٰہی جو تجھ سے خوش نہین ہی اُسکو خوشی نصیب نہو جیو اور جسکو کہ
تجھسے محبت نہین ہی کسی شخص سے اُسکو محبت نہو جیو لوگون نے کہا کہ آپ ایک گوشے مین
بیٹھے ہین اور کاروبار دنیوی سے دست بردار ہین یہ تو فرمایئے کہ رضا کس چیز مین ہے
آپ نے فرمایا کہ ایسے دل مین ہی کہ نفاق کے غبار سے صاف و بے کدر ہو۔ اور جبکہ لوگ آپ کے